بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ۔ اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۱ رمضان ۱۳۹۰ھ - ۲۲ نبوت ۱۳۴۹ ہش - ۲۲ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۶۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے دل میں حصولِ قربِ الٰہی کا ایک درد ہونا چاہیئے

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق استوار ہو

"خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پروا نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قل مایعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا نہ گاڑی میں جُتے گا نہ زراعت کریگا نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دیگا ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جو اس اصل غرض کو مدِّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دُنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اُٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اسکے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۱ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

• ربوہ ۲۱ نبوت (مطابق ۲۰ رمضان المبارک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں سورۃ بقرہ کی آیت ۱۹۶ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پیش کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کے لئے دعا اور ان کی مالی امداد کے لئے تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت کے دوستوں کو ان احکام سے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے جن کے سپرد امدادی کام کیا گیا ہے۔

• مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ چھ سال فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۰/۱۱ بروز جمعہ بذریعہ سرگودھا ایکسپریس ربوہ بخیریت تشریف لے آئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز میں آنا مبارک کرے اور مرکز کی برکات سے انہیں نوازے۔ آمین۔

• مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مورخہ ۲۲ نبوت (نومبر) بروز اتوار اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جناب ایکسپریس پر روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسٹیشن پر جا کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہیں۔

• میری والدہ صاحبہ محترمہ ڈھاکہ میں شدید پیٹ درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں اپنی نیم شبی دعاؤں میں انہیں ضرور یاد رکھیں تا مولا کریم اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور تادیر ان کا سایہ ہمارے اوپر سلامت رکھے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر بشیر احمد

امیر جماعتِ احمدیہ چنیوٹ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ نبوت ۱۳۴۹ ہش

اَنَا الْمَوْجُوْد

(۳)

یہ کوئی صوفیانہ قیاس آرائی یا محض خالی خولی تصوراتی چیز نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت ہے جس کو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام نے حق الیقین کی حد تک پہنچایا ہے۔ اور جس کو اسی طرح محسوس کیا جا سکتا ہے جس طرح انسان مادی اشیاء کے وجود کو حواس کے تجربہ سے محسوس کرتا ہے۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ انسانی آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنی ذات پر انسان کو حق الیقین کے مقام تک پہنچانے کے لئے اس نے انسان سے مکالمہ و مخاطبہ کا طریق اختیار کیا ہے اور قرآن کریم نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ وہ انسان سے کس کس طرح ہمکلام ہوتا ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ (شوریٰ: ۵۲)

اور کسی آدمی کی یہ حیثیت نہیں کہ اللہ اس سے وحی کے سوا یا پردے کے پیچھے بولنے کے سوا کسی اور صورت سے کلام کرے یا اس کی طرف فرشتوں میں سے رسول (بناکر) بھیجے جو اس کے حکم سے جو کچھ وہ کہے بات پہنچا دیں۔ وہ بڑی شان والا (اور) حکمتوں کا واقف ہے۔

اس آیہ میں بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی انسان سے کلام کا راستہ کھولتا ہے۔ یعنی کسی بشر سے اللہ تعالیٰ ان ذرائع کے سوا بات نہیں کرتا جن کا ذکر اس آیہ کریمہ میں کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوئی ہے اس لئے اس کی شناخت کیلئے صرف یہ نظام جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھس گئے۔ مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے۔ اور اکثر اُن کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے۔ اور بیہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے۔ اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ اُن کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پُر حکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی صرف قیاسی معرفت تھی جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی اور نہ شکوک کو بکلی دل پر سے اٹھا سکتی ہے۔ اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفتِ تامہ کی بجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی بلکہ ایسی معرفتِ ناقصہ نہایت پُر خطر ہوتی ہے۔ کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔

غرض جب تک خود خدائے تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اُس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا۔ تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کُنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اِس فعل سے ہم ضرور اوّل یہ خیال کرینگے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے۔ لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمتِ عملی سے اندر کی کُنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مُردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں۔ بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ اَنَا الْمَوْجُوْد کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہوگی کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے۔ اور اگر فلاسفر نہ ہوتے تو وہ گویا گُم کا گُم ہی رہتا۔ اور یہ کہنا کہ خدا کیونکر بول سکتا ہے۔ کیا اس کی زبان ہے؟ یہ بھی ایک بڑی بے باکی ہے۔ کیا اُس نے جسمانی ہاتھوں کے بغیر تمام آسمانی اجرام اور زمین کو نہیں بنایا۔ کیا وہ جسمانی آنکھوں کے بغیر دُنیا کو نہیں دیکھتا۔ کیا وہ جسمانی کانوں کے بغیر ہماری آوازیں نہیں سُنتا۔ پس کیا ضروری نہ تھا کہ اسی طرح وہ کلام بھی کرے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۸-۸۹-۹۰)

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان سے

(۱) خود ہمکلامی کا راستہ کھولتا ہے۔

(۲) ہمکلامی سے جہاں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا فائدہ ہے وہاں اس کے وجود پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔

(۳) جب تک حق الیقین نہ ہو اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

(۴) ایسے خدا تعالیٰ پر جو زندہ ہے ایمان محکم ہی انسان کی رہنمائی کا ضامن ہے۔

اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے دعا۔ رؤیائے صادقہ اور انبیاء و اصفیاء کی پیشگوئیاں اور معجزات ہماری راہنمائی کرتے ہیں +

چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید توجہ فرمائیں

دفتر ہذا کے کارکن مکرم چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی نظر سے جونہی یہ اعلان گزرے وہ مرکز میں تشریف لے آئیں۔ آجکل وہ سرگودھا کی دیہاتی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ جس دوست سے انکی ملاقات ہو وہ انہیں مرکز میں پہنچنے کی تاکید فرماویں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

رمضان المبارک کی اہم عبادت اعتکاف

مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

(۲)

معتکف کیلئے مسجد سے بلا اشد ضرورت باہر آنا منع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ

کان لا یدخل البیت
الا لحاجۃ اذا کان
معتکفا (بخاری)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بلا اشد ضرورت گھر تشریف نہیں لاتے تھے۔

ترمذی میں ہے

لا یدخل البیت
الا لحاجۃ الانسان

آپ گھر میں سوائے حاجت انسانی کے تشریف نہیں لاتے تھے۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے

لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا
لِحَاجَۃٍ اَوْ اِذَا اَرَادَ
الْوُضُوْءَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ

(جلد ۷ صفحہ ۳۲۷/۲۶۴)

آپ سوائے ضروری حاجت کے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے یا پھر وضو کے لئے آپ گھر تشریف لایا کرتے تھے وضو کے لئے گھر جانا اس معتکف کے لئے جائز ہو سکتا ہے کہ جس مسجد میں وہ اعتکاف بیٹھا ہو۔ اس میں پانی کا انتظام نہ ہو اگر مسجد میں پانی کا انتظام ہے تو وہ وضو کی خاطر بھی مسجد سے باہر نہیں جا سکتا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

اَلسُّنَّۃُ فِی الْمُعْتَکِفِ
اَنْ لَّا یَخْرُجَ اِلَّا لِحَاجَۃٍ
الَّتِیْ لَا بُدَّ مِنْھَا (بیہقی)

مسنون بات یہی ہے کہ معتکف سوائے اس ضرورت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو مسجد سے باہر نہ جائے۔ معتکف جامع مسجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہو تو وہ جمعہ کے لئے اپنی اعتکاف گاہ سے باہر جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ کم سے کم وقت اپنی اعتکاف گاہ سے باہر رہے غرض بلا وجہ صحیح مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف فاسد کر دیتا ہے۔ اگر معتکف کا کھانا لانے کا کوئی انتظام نہ ہو تو وہ اپنا کھانا گھر سے لا سکتا ہے بیوی اگر ملنے کے لئے مسجد میں آ جائے اور واپسی پر اندھیرا ہو جائے تو معتکف اسے گھر چھوڑنے کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ام المومنین صفیہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف گاہ میں تشریف لائیں۔ آپ کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد واپس تشریف لے جانے لگیں تو اندھیرا زیادہ ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو گھر پہنچانے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے

(بخاری)

عیادت اور جنازہ کے لئے مسجد سے باہر نکلنے کے متعلق دو قسم کی روایات آئی ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

اَلسُّنَّۃُ عَلَی الْمُعْتَکِفِ
اَنْ لَّا یَعُوْدَ مَرِیْضًا
وَّلَا یَشْھَدَ جَنَازَۃً
وَّلَا یَمَسَّ امْرَاَۃً
وَّلَا یُبَاشِرَھَا وَلَا
یَخْرُجَ لِحَاجَۃٍ
اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْہُ
وَلَا اعْتِکَافَ اِلَّا
بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِکَافَ
اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ
جَامِعٍ (ابوداؤد)

اعتکاف میں سنت یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت کرنے کو نہ جائے نہ جنازہ پڑھے نہ اپنی بیوی سے مباشرت کرے اور مسجد سے سوائے ایسی حاجت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو باہر نہ نکلے حتیٰ کہ وہ جامع مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھے تا اس کو جمعہ کے لئے بھی اعتکاف گاہ سے باہر نہ جانا پڑے۔

پھر آپ فرماتی ہیں کہ:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَمُرُّ بِالْمَرِیْضِ وَھُوَ
مُعْتَکِفٌ فَیَمُرُّ کَمَا
ھُوَ وَلَا یُعَرِّجُ
یَسْاَلُ عَنْہُ

(ابوداؤد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گزرتے تو آپ اس کی خیریت پوچھنے کے لئے اس کے لئے اس کے پاس نہ رکتے اور اپنا طریق یہ بتایا کہ میں جب اعتکاف کی حالت میں کسی ضرورت کے پیش نظر گھر جاتی اور وہاں کوئی فرد مریض ہوتا تو میں اس کا حال پوچھنے کے لئے اس کے پاس نہیں رکتی تھی ان پاس سے گزرتے ہوئے چلتے چلتے اس کی خیریت دریافت کر لوں تو اور بات ہے۔ ان روایات کے مقابل پر ابوداؤد میں یہ روایت بھی آئی ہے

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ
الْمَرِیْضَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت فرما لیا کرتے تھے۔ اور ابن ماجہ میں ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْمُعْتَکِفُ یَتْبَعُ
الْجَنَازَۃَ وَیَعُوْدُ
الْمَرِیْضَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتکف جنازہ کے ساتھ جا سکتا ہے اسی طرح وہ مریض کی عیادت بھی کر سکتا ہے۔

علماء نے ان روایات کے درمیان یوں تطبیق کی ہے کہ اگر معتکف نے پہلے اعتکاف کی نیت کے ساتھ یہ شرط کر لی ہو کہ میں عیادت مریض اور جنازہ کے لئے باہر جا سکوں گا تو وہ ان امور کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے ورنہ نہیں لیکن اگر ان روایات پر ادنیٰ سا بھی تدبر کیا جائے تو ان میں کوئی تضاد نہیں اگر کوئی مریض ایسی حالت میں ہے کہ معتکف کا اس کے پاس جانے اور علاج معالجہ میں اس کی مدد کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو یہ امر اشد ضرورتوں میں سے ہے۔ جن کے لئے باہر جانے کی اجازت خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ہاں عام حالات میں اس کا مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کو فاسد کرنے کے مترادف ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا معتکف دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے تو آپ نے فرمایا:۔

"سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیماری کی عیادت اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے"

(بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۶ء)

جہاں تک مسجد کی عمارت کا سوال ہے معتکف اس کے جس حصہ میں اور جس وقت چاہے جا سکتا ہے اس کے لئے کوئی روک نہیں وہ ضرورت کے وقت مسجد کی چھت پر بھی جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ معتکفین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اعتکاف میں یہ ضروری نہیں کہ انسان اندر ہی بیٹھا رہے اور بالکل کہیں آتے جاتے ہی نہ (مسجد کی چھت پر دھوپ ہوتی ہے۔ حالانکہ جاکر آپ بیٹھ سکتے ہیں ضروری امور کا خیال رکھنا چاہیئے اور یوں تو ہر ایک کام (مومن کا) عبادت ہی ہوتی ہے۔

(بدر ۲ جنوری ۱۹۰۳ء)

معتکف اعتکاف کی حالت میں ذکر الٰہی اور قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ پرائیویٹ کام بھی سرانجام دے سکتا ہے بشرطیکہ ان کے سلسلہ میں اسے اعتکاف گاہ سے باہر نہ جانا پڑے وہ مسجد میں نہ لائی جائے اس کے رشتہ دار اس سے ملنے کے لئے مسجد میں آ سکتے ہیں اور وہ نجی امور پر ان سے گفتگو کر سکتا ہے بیوی بھی اس کے پاس آ سکتی ہے یہاں تک کہ اگر وہ حائضہ ہو تو مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اس کی خدمت کر سکتی ہے۔ چنانچہ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ :-

كَانَ النَّبِيُّ يُصْغِي رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

(بخاری)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مسجد میں قیام فرما ہوتے تھے آپ کی زیارت کے لئے وہاں جاتی اور آپ کی خدمت بھی کرتی اور جب میں حائضہ ہوتی آپ باہر کی طرف سر جھکا دیتے اور میں مسجد سے کھڑے ہونے کی حالت میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی۔

اسی طرح اگر عورت معتکف ہو تو اس کا خاوند اس کی خیریت معلوم کرنے یا اس سے ملاقات کرنے اس کی اعتکاف گاہ میں آسکتا ہے۔

اگر کسی سال نیت کر لینے کے بعد اعتکاف بیٹھنے کا موقع نہ ملے یا کسی حادثہ یا کسی اور وجہ سے اعتکاف فاسد ہو جائے تو اس سال اعتکاف کی عبادت ملتوی ہو جائیگی اور اگلے سال اس مہینہ میں یا کسی اور وقت اس کی قضا ضروری ہوگی احادیث میں آتا ہے کہ ایک سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آپ دوسرے سال بیس دن اعتکاف بیٹھے بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت درج ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے وفات کے سال آپ بیس دن اعتکاف بیٹھے امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی سال اعتکاف رہ جائے یعنی انسان نیت کر لینے کے بعد انسان اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو کسی اور وقت میں اس کی قضاء ضروری ہے۔ اور آپ اس کی تائید میں یہ حدیث لائے ہیں کہ

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا فَلَمْ يَعْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے آخری دس روز اعتکاف بیٹھا کرتے تھے ایک سال آپ سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آپ اگلے سال بیس دن اعتکاف بیٹھے۔ یعنی دس دن بطور قضاء مزید اعتکاف بیٹھے۔

اسی طرح آپ حضرت انس رضی کی ایک روایت درج کرتے ہیں کہ

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مُقِيمًا اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَإِذَا سَافَرَ اعْتَكَفَ الْعَامَ الْمُسْتَقْبَلَ عِشْرِينَ يَوْمًا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ مقیم ہونے کی صورت میں آپ ہر رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے اور جس سال سفر پر ہوتے اگلے سال بیس دن اعتکاف بیٹھتے۔

احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اوپر کچھ مقررہ دنوں کا اعتکاف فرض کر لیتا ہے تو اسے ان دنوں میں (مع راتوں کے) اعتکاف بیٹھنا لازم ہوگا اور پھر یہ دن متواتر ہوں گے چاہے اس نے اس کی نیت نہ بھی کی ہو اگر کسی شخص نے اسلام لانے سے قبل بھی اعتکاف کی نیت کی ہو یا نذر مانی ہو تو اس کی قضاء لازم آئے گی احادیث میں آتا ہے کہ

أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ

(ابو داؤد)

حضرت عمرؓ نے جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ کے پاس ایک دن اور ایک رات اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان لانے کے بعد دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اعتکاف بیٹھیں اور ساتھ ہی روزہ بھی رکھیں۔

بہتر ہے کہ معتکف اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی۔ عبادت اور قرآن شریف کی تلاوت میں صرف کرے درود شریف پڑھتا رہے اور علوم دینیہ پڑھے اور پڑھائے اور وعظ و نصیحت میں مصروف رہے اپنا وقت فضول باتوں بدگوئیوں یا لایعنی ہو کر نہ گزارے شب بیدار رہے تا جہاں وہ خدا تعالےٰ حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی رضا حاصل کر سکے وہاں لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی کو پالے تا وہ اس کی برکات سے محروم نہ رہے۔ اس رات کی فضیلت کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ رات ہزار راتوں سے بھی بہتر ہے اس میں خدا تعالےٰ کے ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اپنے رب کے اذن سے تمام دینی و دنیوی امور لے کر نازل ہوتے ہیں اور ان فرشتوں کے اترنے کے بعد ہر طرف سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حالت فجر کے طلوع ہونے تک قائم رہتی ہے (سورۃ القدر) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

(مسند احمد بن حنبل)

جو شخص لیلۃ القدر ایمان اور ثواب کی خاطر عبادت میں گذارتا ہے۔ اس کے تمام پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ معتکف کو ان کا وقت بھی زیادہ سے زیادہ عبادت ذکر الٰہی اور قرآن کریم کی تلاوت میں گذارنا چاہیئے۔ باتیں زیادہ کرنا بیکار بیٹھے رہنا یا سوئے رہنا بظاہر دنیا کے دھندوں سے منقطع ہو کر بھی دینوی امور کی فکر میں رہنا معتکف کے لئے ناپسندیدہ امر ہے۔ عورت سے مباشرت کرنا روزہ نہ رکھنا۔ مسجد سے بلا عذر صحیح باہر رہنا یہ سب باتیں اعتکاف کو فاسد کر دیتی ہیں۔

اعتکاف اگر للہ بیٹھا جائے اور اس کی شرائط کی حتی الامکان پابندی کی جائے تو وہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے ایک نہایت مفید حربہ ہے۔ انسان اس کے ذریعہ فرشتوں سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے اور ان کی طرح دینوی کاموں سے منقطع ہو کر خدا تعالےٰ کی تحمید و تقدیس میں مصروف رہ کر خدا تعالےٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ معتکف کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو

أَلْقَى نَفْسَهُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَرْحَمَنِي۔

(در منثور)

اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالےٰ کے سامنے ڈال دیتا ہے اور قسم کھا لیتا ہے کہ اے خدا جب تک تو مجھ پر رحم نہیں کرے گا۔ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔

اعتکاف انسان کو آئندہ گناہوں کے مرتکب ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

إِنَّهُ مُعْتَكِفٌ الذُّنُوبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ عَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (در منثور)

معتکف گناہوں کے مرتکب ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اسے اس شخص کا اجر ملتا ہے جس نے صرف نیکیاں ہی نیکیاں کی ہوں احادیث میں آیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ (در منثور)

جو شخص ایک دن بھی خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر اعتکاف بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے جو مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ وسیع ہوتی ہیں اور اس کے بدلہ میں وہ خدا تعالےٰ کے کس قدر ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جسے توفیق ملتی ہے

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرماویں (ناظر بیت المال ربوہ)

رمضان المبارک کے متعلق بعض مسائل

وجہ تسمیہ رمضان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں..... رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش ملکر رمضان ہوا..... رمضان دعا کا مہینہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں نفس کو تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

۲۔ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔

(بدر ۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

۳۔ حضور ایک جگہ فرماتے ہیں۔

اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہیئے فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

۴۔ فدیہ طعام مسکین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا

جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر کمزور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دینا فدیہ صرف اس عجیبوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

اور علی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا۔

"کہ معنے یہ چاہئیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے"

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

۵ اعتکاف

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں فرمایا۔

سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے لئے باہر جا سکتا ہے۔ (بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

۶۔ رمضان میں تراویح کیلئے حافظ مقرر کرنا

بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں اور اس کی تنخواہ بھی ٹھہرا لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اس کی خدمت کر دے تو جائز ہے

(بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی دائیں آنکھ عرصہ تین ماہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ فضل عمر ہسپتال سے علاج بدستور جاری ہے۔ آنکھ میں جو سفیدی پیدا ہو گئی تھی اس میں اب کمی ہونی شروع ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اب آہستہ آہستہ نظر درست ہو رہی ہے احباب ان بابرکت ایام میں خاکسار کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں کہ شافی مطلق خدا مکمل صحت عطا فرما دے (حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ)

۲ برادرم عزیز چوہدری عطاء اللہ صاحب ابن چوہدری حضرت محمد عبداللہ صاحب دس پندرہ یوم سے بیمار ہیں مخلص احمدی اور دیندار نوجوان ہیں احباب عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (مسعود احمد سوہدری ربوہ)

۳ میری والدہ محترمہ جو مقبوضہ کشمیر میں مقیم ہیں ایک عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں جن کی وجہ سے صحت پر برا اثر پڑا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے اور صحت و سلامتی سے اپنی امان میں رکھے۔ (میر عبدالمجید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ننکانہ صاحب)

۴ خاکسار کے دو بھائی مکرم مسعود احمد خان صاحب و منصور احمد خان صاحب آج کل۔ ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں

(عبدالجلیل بٹ حئی سٹز ربوہ)

۵ خاکسار کی والدہ محترمہ تین سال سے پیٹ کی نامعلوم مرض سے بیمار چلی آ رہی ہیں علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا احباب جماعت رمضان کے مبارک ایام میں والدہ محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا فرمادیں

شیخ عبدالرشید اسسٹنٹ انجینئر وائرلیس راولپنڈی

۶ میری والدہ محترمہ طویل عرصہ سے راولپنڈی میں بیمار ہیں نیز میں اور میرے بچے بھی بیمار رہتے ہیں۔ احباب ہم سب کی صحت و تندرستی کے لئے دعا فرمائیں

(سعیدہ اقبال کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب)

۷ عزیزہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا طاہر احمد بیمار ہے اور میو ہسپتال میں داخل ہے احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(مرزا محمد حسین چھٹی مسیح ربوہ)

فضل اور روح القدس کا انعام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح کے صفحہ ۷۴ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ اپنا روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔"

خاکسار جماعت کے ذی ثروت احباب کی خدمت میں دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے پر واجب زکوٰۃ مرکز میں جلد بھیجوا کر عنداللہ ماجور ہوں تا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مستحقین کی امداد فرما سکیں اس سے اموال بابرکت اور طیب ہو جاتے ہیں جن سے زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے (ناظر بیت المال)

امراء اضلاع کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰-۴-۷۱ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات (از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء) کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروایا گیا ہے۔ لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرماویں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵-۳-۷۱ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ نیز یہ بھی نگرانی فرماویں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔

(ناظر اعلیٰ)

مجلس عاملہ زعماء کا انتخاب

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال رواں شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک نو منتخب مجالس نے اپنے ساتھ کام کرنے ساتھیوں کا انتخاب کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل نہیں کی۔ حالانکہ لائحہ عمل کے مطابق آپ کو شروع سال سے ہی مجلس عاملہ مقامی و زعماء حلقہ جات کا انتخاب کر کے محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کر لینا چاہئے تھی۔

براہ کرم فوری طور پر مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات تجویز کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں۔ مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات کے تقرر کے بعد آپ کا کام نسبتاً آسان ہو جائے گا۔ اور ناظمین اور زعماء جو آپ تجویز کریں گے وہ اپنے اپنے شعبہ کا کام کریں گے اور آپ کو صرف نگرانی کی ضرورت ہوگی۔

۲۔ اگر آپ نے عاملہ بنائی ہوگی اور آپ کسی وجہ سے اپنی مجلس کو چھوڑ جائیں تو پھر بھی آپ کی مجلس کا کام نہیں رکے گا۔ بلکہ ناظمین اور زعماء کام کو جاری رکھیں گے۔ اس لئے مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات کا تقرر بہت ضروری چیز ہے۔

امید ہے کہ آپ ماہ نومبر ۱۹۷۰ء میں ہی مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات تجویز کر کے صدر صاحب سے منظوری حاصل کر لیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے اور صحیح معنوں میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بعض اہم روایات کا منظوم مجموعہ

چشمہ اصفیٰ

از

محترم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

چھپ کر تیار ہے۔ اس کے متعلق حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں۔

"ایک مخلص احمدی کی شاعری اس راہ پر چلتی ہوئی بہت پیاری معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مقبول و موثر بنائے اور جزائے خیر دے آمین"

یہ مختصر کتابچہ عبدالسلام صاحب اختر ایم اے ناظم مال وقف جدید سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

ہماری عید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"بے شک ہمارے خدا نے ہمیں ظاہری طور پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور اس لئے ہم خوشی مناتے ہیں لیکن ہمیں حقیقی خوشی اسی وقت حاصل ہوگی جب دنیا میں ہر جگہ اسلام پھیل جائے گا جب مساجد کو الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گی۔ اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی حکومت دنیا کے چپہ چپہ پر قائم ہو جائے گی۔"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں۔ عورتوں۔ جوانوں اور بچوں کو چاہئیے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کی تحریکات (اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانا۔ تعمیر مساجد اور قرآن کریم کی اشاعت) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں حقیقی عید حاصل ہو جائے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حصول قرب کا ذریعہ ہے۔ مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے۔ جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ۱/۱۰ حصہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوا دیا جائے تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے تا کہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ جائے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ از راہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرماویں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیے قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو رمضان المبارک کو اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ایک دور افتادہ بھائی کی درخواست دعا

میرے ایک قدیم معزز و ہم عمر بھائی اور کلاس فیلو ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ملک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابن ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب آف چترال صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج کل امریکہ میں بمعہ فیملی بغرض علاج رہائش پذیر ہیں۔ اپنے خط مورخہ ۵ نومبر ۱۹۷۰ء میں نیویارک (امریکہ) سے لکھتے ہیں "کہ میں عرصہ بیس سال سے بعارضہ قلب علیل ہوں اور عرصہ چار سال سے دماغ میں بھی ایک تاحال (منجمد خون) ہو گیا ہے جس سے بار بار غشی کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میری اہلیہ کئی برس سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں نیز میری بیٹی صالح بیگم جو نواب اکبر یار جنگ بہادر آف حیدرآباد دکن کی بہو ہیں عرصہ دس سال سے اولاد سے محروم ہیں۔"

تمام احمدی بھائیوں، بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ماہ رمضان المبارک میں ملک صاحب اور ان کی بیوی کی صحت کاملہ و عاجلہ اور ان کی بیٹی عزیزہ صالح بیگم کو اولاد ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک صاحب عنقریب تشریف لانے والے ہیں دعا کریں کہ سفر و حضر میں بھی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(سید صوفی عبدالرحیم لدھیانوی)

گم شدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۱۳۵۷ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی ۷۵ عدد رسیدیں کاٹی ہوئی ہیں مسمات جماعت احمدیہ رائے ونڈ ضلع لاہور سے گم ہو گئی ہے لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مذکورہ رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو وہ نظارت بیت المال کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

80

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر

فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ ستمبر ۷۰ء تا ۵ نومبر ۷۰ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۔ میجر منظور احمد صاحب ڈھاکہ	۱۰ — ۰۰
۲۔ مستری نذر محمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۲۰ — ۰۰
۳۔ منشی سردار خاں صاحب محمود آباد اسٹیٹ	۱۴ — ۰۰
۴۔ چانن دین صاحب چوہدری دوالمیال	۹۷ — ۰۰
۵۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گوجرہ	۲۱ — ۰۰
۶۔ ڈاکٹر محمد احسان صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰ — ۰۰
۷۔ حکیم ظفر احمد صاحب کوئٹہ	۱۰ — ۰۰
۸۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات	۱۵ — ۰۰
۹۔ صبیحہ صداقت صاحبہ جھنگ صدر	۱۰ — ۰۰
۱۰۔ میاں محمد حسین صاحب "	۱۰ — ۰۰
۱۱۔ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین	۵۲ — ۰۰
۱۲۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۰ — ۰۰
۱۳۔ چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب کراچی	۲۰ — ۰۰
۱۴۔ آمنہ طاہرہ صاحبہ "	۱۵ — ۰۰
۱۵۔ مسعود احمد صاحب خورشید کراچی	۱۰ — ۰۰
۱۶۔ زکیہ خاتون صاحبہ "	۲۸ — ۰۰
۱۷۔ ڈاکٹر مرزا ارشاد علی صاحب "	۱۰ — ۰۰
۱۸۔ مودود احمد صاحب "	۵۰ — ۰۰
۱۹۔ شیخ رفیع الدین احمد صاحب "	۱۱ — ۸۰
۲۰۔ چوہدری مبشر احمد صاحب "	۴۰ — ۰۰
۲۱۔ اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالجمیل صاحب کراچی	۱۰ — ۰۰
۲۲۔ اعجاز احمد خاں صاحب "	۵۰ — ۰۰
۲۳۔ مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۰ — ۰۰
۲۴۔ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
۲۵۔ اقبال احمد صاحب ملہی چمبڑ ضلع لاڑکانہ	۱۰ — ۰۰
۲۶۔ مرزا نذیر احمد صاحب میرپور خاص	۲۰ — ۰۰
۲۷۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سلطان پورہ لاہور	۵۴ — ۰۰
۲۸۔ نزہت آراء صاحبہ مزنگ لاہور	۹۵ — ۰۰
۲۹۔ لطف الحق صاحب سیکرٹری مال چٹاگانگ	۲۹ — ۰۰

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

مشرقی پاکستان کے سانحہ پر آج سارے ملک میں سوگ منایا جائیگا

اسلام آباد ۲۰ دسمبر۔ مشرقی پاکستان کے جنوب مشرقی ساحلی علاقوں اور جزیروں میں گزشتہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو قیامت خیز طوفان سے جو زبردست جانی نقصان ہوا ہے صدر مملکت جنرل اے ایم یحییٰ خان نے اس کا قومی سطح پر سوگ منانے کا حکم دیا ہے۔ صدر یحییٰ خان کے اعلان کے مطابق آج جمعہ کو پورے ملک میں طوفان کی زد میں آکر جاں بحق ہونیوالے لاکھوں افراد کا سوگ منایا جائے گا۔ طوفان میں جاں بحق ہونیوالوں کی ارواح کو ایصال ثواب کے لئے مسجدوں میں قرآن خوانی ہوگی اور نماز جمعہ کے بعد خاص دعائیں مانگی جائیں گی۔ آج تمام ملک میں سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں ہیں گے۔

طوفان زدہ علاقوں میں امداد پہنچانے میں شدید مشکلات پیش آرہی ہیں!

ڈھاکہ ۲۰ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں اس صدی کے ہولناک ترین اور سب سے زیادہ ہلاکت خیز طوفان سے جو لوگ زندہ بچے ہیں ان کا بھی موت کے مہیب سائے پیچھا کر رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں مواصلاتی نظام تباہ و برباد ہو جانے سے ہیضہ اور دوسری خطرناک وبائیں اور لاکھوں افراد کی لاشوں کے گلنے سڑنے سے جو ناقابل برداشت بدبوئیں پھیل رہی ہیں ان سے اگلے چند روز کے دوران مزید جانیں تلف ہونے کا اندیشہ ہے۔ پتوا کھالی کے طوفان زدہ علاقوں میں صورت حال انتہائی خطرناک ہو چکی ہے اور ان تک پہنچنے کے متعدد راستے بھی ابھی تک بند پڑے ہیں +

۲۰ رمضان المبارک تک

دس فیصد رعائت

★ تریاق سلیمانی۔ امراض معدہ کیلئے ... ۶ روپے
★ زدجام عشق۔ طاقت کے لئے ... ۲۰ روپے
★ معجون فلاسفہ۔ کمر اور گردوں کو طاقت دیتا ہے اور کثرت پیشاب دور کرتا ہے فی پاؤ .. ۵ روپے
★ حب مقوی اعصاب فی کورس .. ۴ روپے
★ حب اکسیر اٹھرا۔ مکمل کورس .. ۲۰ روپے
★ حب نور چشم۔ اولاد نرینہ کیلئے .. ۱۹ روپے
★ شافی کیپسول۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ دوران حمل ماں اور بچہ کی صحت برقرار رکھتے ہیں ہر وقت قابل استعمال ۵۰۔ ۷ روپے
★ منسوم کارڈیل بیکوریا۔ بیقاعدگی ایام کا کم زیادہ یا تکلیف سے آنا اور بانجھ پن کا بفضل تعالیٰ شافی علاج۔ فی پونڈ ... روپے
★ منسوپین بیقاعدگی اور کمی خون کے لئے ... ۵ روپے
★ فریگرنٹ انٹی پمپل کریم۔ .. ۳ روپے
★ انٹی پمپل ٹیبلٹ۔ .. ۳ روپے
★ نور لوشن۔ چہرہ کی خوبصورتی کے لئے .. ۲ روپے
★ کاجل نور چشم۔ خالص جوہر ۲۵۔ ۱ روپیہ
★ سرمہ حمید۔ ابتدائے موتیا۔ کرکرے دور کرکے نظر کو تیز کرتا ہے۔ ۲۵۔ ۱ روپیہ
★ منجن سلطانی۔ دانت مضبوط کرتا ہے .. ۲ روپے
★ دگرد جن۔ موسم سرما کا لاجواب ٹانک ۵۰۔ ۵ روپے

فہرست ادویات خط لکھ کر منگوائیں

منیجر الملک دواخانہ ربوہ

ضروری اعلان

دربارہ پیشگی خریداری بشارات رحمانیہ جلد اول

(۱) بہت سے احباب کرام نے ازراہ قدردانی پیشگی خریداری قبول فرمائی اور قیمت مطلوبہ بھی ادا کر دی ہے فجزاھم اللہ۔ لیکن بعض احباب نے صرف نام لکھوائے اور اطلاع دی ہے۔ ایسے احباب براہ مہربانی ۳۰/۱۱ تک قیمت موعودہ بھجوا کر ممنون فرماویں ورنہ صرف نام لکھوا دینے سے نہ وہ رعایت کے مستحق ہوں گے اور نہ ان کے نام ہی کتاب میں بطور دعا و یادگار شائع کئے جائیں گے۔

(۲) جن احباب کے مضامین کتاب بشارات رحمانیہ میں پہلے درج تھے جنہوں نے نئے مضامین بھجوائے ہیں وہ اپنے فوٹو بھی ۳۰/۱۱ تک بھجوا سکتے ہیں۔ بعد میں کوئی فوٹو شائع نہ ہو سکے گا۔ کتاب کی طباعت اب آخری مراحل میں ہے والسلام

المعلن

عبدالرحمٰن مبشر مؤلف بشارات رحمانیہ

کوارٹر نمبر ۵ بلاک ۱۶/B ٹاؤن شپ سکیم کوٹ لکھپت لاہور

زدجام عشق — اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے ایکماہ کورس ۶۰ گولی بیس روپے

اکسیر بوٹی — مصفی خون۔ کینسر۔ ناسور۔ پھنسی پھوڑا جگر اور معدہ نیز دل کی تقویت کیلئے قیمت ایکماہ کورس تین روپے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق

یہ بات غلط ہے کہ عادت کی نیکی نیکی نہیں ہوتی

جو نیک عادت محنت اور کوشش سے پیدا کی جائے اس کا ثمرہ ضرور ملتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کن حالات میں عادت کی نیکی نیکی شمار ہوتی ہے اور کن حالات میں نیکی شمار نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ عادت کی نیکی کوئی نیکی نہیں۔ وہ بھی کوئی نیکی ہے جس کی عادت پڑ جائے۔ لیکن یہ غلط بات ہے۔ عادت کی نیکی بعض دفعہ تو بیشک نیکی نہیں ہوتی لیکن بعض دفعہ ہوتی ہے۔ دراصل یہ دو الگ الگ مواقع ہیں جن کی وجہ سے عادت کی نیکی بعض دفعہ نیکی بن جاتی ہے اور بعض دفعہ نیکی نہیں رہتی۔ جب انسان کو اپنی سمجھ بوجھ کے زمانہ سے پہلے کسی چیز کی عادت پڑے اور پھر اسے اس عادت پر غور کرنے اور اس کی حقیقت کو سمجھنے کا کبھی موقع نہ ملا ہو تو وہ نیکی نیکی نہیں کہلاتی۔ مثلاً اگر کسی شخص کو بچپن سے سچ بولنے کی عادت ہے یا نماز پڑھنے کی عادت ہے اور بعد میں اسے سچائی اور نماز پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ ان نیکیوں کو علیٰ وجہ البصیرت نہیں بلکہ محض عادت کی وجہ سے بجا لاتا ہے تو اس کی یہ نیکیاں محض عادتی نیکیاں قرار پائیں گی۔ لیکن جو شخص کسی بات کو سمجھتے ہوئے اس کی عادت ڈالتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ میں اپنے اندر نیکی کو قائم کروں اور بدی سے بچوں تو وہ اس کی محنت کا ثمرہ اور پھل ہے اور اچھا کام کرنے پر انعام تو ملا ہی کرتا ہے۔ مثلاً جو انسان ابتداء سے جھوٹ بولنے کا عادی ہے اور جس کی گھٹی میں جھوٹ بولنا داخل ہے وہ جب کوشش کرے گا کہ میں آئندہ سچ بولوں تو یہ لازمی بات ہے کہ اسے تکلیف ہوگی لیکن جب پندرہ بیس دفعہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر وہ سچ بولے گا تو اس کے بعد سچ بولنے کی عادت اس میں پیدا ہو جائے گی اور وہ نتیجہ ہوگا اس کی محنت کا۔ اور جو پھل کسی کی محنت اور کوشش کا ہو اس سے وہ محروم نہیں کیا جا سکتا۔ پس جس بدی کا ترک انسان نے محنت سے کیا ہو اور جس نیکی کے بار بار اور بالارادہ کرنے کی وجہ سے انسان کو اس کی عادت ہو گئی وہ نیکی ایک قابل قدر نیکی ہے۔ پس یہ غلط بات ہے کہ عادت کی نیکی نیکی نہیں ہوتی۔ جب یہ عادت زور سے پیدا کی جائے گی اور اس کے لئے محنت اور کوشش کی جائیگی تو اس کا جو نتیجہ پیدا ہوگا اس سے وہ محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دعا کرتے اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے ہوئے سو جاتا ہے اس کی رات عبادت اور دعا میں بسر ہوتی ہے۔ دراصل ہر انسان کے اندر ایک نفس مکتوم دبعہ Subjective mind ہوتا ہے جو دماغ کے خزانہ کے طور پر کام آتا ہے۔ جب انسان دعا کرتے ہوئے سوتا ہے تو گو بظاہر وہ سویا ہوا ہوتا ہے مگر اس کا نفس مکتوم کام کر رہا ہوتا ہے۔ یہ دعا اس کے ارادہ کے ماتحت نہیں ہوتی اور بظاہر اس کا ثواب اسے نہیں ملنا چاہیئے لیکن چونکہ یہ اس کی جاگنے والی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کا ثواب اسے ضرور ملے گا اور ملتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الماعون صفحہ ۳۱۷، صفحہ ۳۱۸)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تاریخ لجنہ اماء اللہ کے متعلق ضروری اعلان

تاریخ لجنہ اماء اللہ کی پہلی جلد انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر تیار ہو جائے گی۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیام پاکستان سے قبل تک کے احمدی خواتین سے متعلق تقریباً بہت سے اہم واقعات آگئے ہیں اور متعدد احمدی خواتین کی قربانیوں کا ذکر ہے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ آج کی نسل کو اپنے بزرگوں کے کارہائے نمایاں سے آگاہ کیا جائے سو الحمد للہ کہ حضرت سیدہ ممدوحہ نے دن رات کی محنت کے ساتھ اب اس اہم کارنامہ کو سرانجام دے دیا ہے۔ آپ کے بہت سے بزرگوں کا اس میں ذکر موجود ہے۔ اس سال لجنہ کا امتحان بھی تاریخ ہی کا ہوگا۔

لجنات اور خواتین اپنی مطلوبہ تعداد سے ہمیں آگاہ کریں تاکہ ہم اس کے مطابق چھپوائیں۔

(امۃ اللطیف سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

برادرم انتصار احمد عباسی ابن محترم افتخار احمد صاحب عباسی (وحدت کالونی لاہور) نے امسال بی فارمیسی کے سال آخر کے امتحان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۹۲ نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ اور اسے گولڈ میڈل (طلائی تمغہ) کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اس کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور آئندہ مزید ترقیات کے لئے پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

(محمد افضل طاہر۔ واہ کینٹ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے بیٹے ہدایت اللہ ہادی کی پہلی بچی غزالہ صادقہ مورخہ ۳۔ نومبر ۱۹۷۰ء کو بعمر دس ماہ اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ معصومہ برادرم ڈاکٹر محمد احتشام الحق صاحب آف محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) کی نواسی تھی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچی کے والدین کو نعم البدل سے نوازے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار ولایت حسین عفی عنہ۔ ربوہ۔ حال پوسٹ بکس نمبر ۷۵۶۶ کراچی

درخواستِ دعا

میرے والد سید زمان علی شاہ صاحب آف سمندری بغرض علاج انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ مورخہ ۲۵/۱۱ کو ان کا برسٹل (انگلستان) میں اپریشن ہوگا۔ جملہ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عفت ریحانہ اہلیہ ارشد ترمذی لیکچرار میونسپل کالج شاہ کوٹ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴